خضر نوٹس مختصر المعانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامعۃ المدینہ فیضانِ اسلام (نائٹ) سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی

محمد خضر

اپنے نوٹس یا کتب کی کمپوزنگ

اپنی رائے کے اظہار

یا کہیں لفظی یا شرعی غلطی کی صورت میں رابطہ فرمائیں:

WhatsApp 0302-2719112

باقی تمام نوٹس حاصل کرنے کے لیے ویب سائیٹ وزٹ کریں: (کنٹرول پریس کر کے کلک کریں)

https://muhammadkhizarnotes03022719112.my.canva.site

ھدایات

فونٹس کے سائز کو 12 رکھا گیا ہے کیونکہ زیادہ صفحات سے نفسیاتی طور پر چیز زیادہ لگتی ہے + لسٹ کی صورت میں بات اگلی لائن میں چلی جاتی ہے۔ لہذا اپنے موبائل کو Rotate کرکے مطالعہ فرمائیں۔۔۔

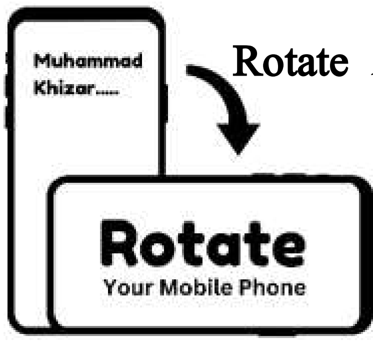

اسے لازمی پڑھ لیجئے!

1. بندہ کے **نوٹس** کی خصوصیت یہ ہے کہ آپکو ہر جگہ ایک ہی پیٹرن ملیگا یعنی بلاوجہ الفاظ کو، عنوانات کو یا ذیلی عنوانات کو تبدیل کرنا مطالعے میں دلچسپی کا تو باعث ہوتا ہے لیکن سبق یاد کرنے میں یہ چیز مشکل پیدا کرتی ہے۔ جبکہ ایک ہی پیٹرن کو سامنے رکھتے ہوئے، پوائنٹس کے ساتھ چیزیں فوراً یاد ہو جاتی ہے
   - جیسے: مسند کے حذف کی وجوہات میں ایک ہی پیٹرن رکھا گیا ہے۔ مثال:

اس مثال میں "۔۔" مسند الیہ ہے جس کی خبر مسند "۔۔" کو حذف کیا گیا ہے + علت / وجہ۔ + یعنی عبارت یوں بن سکتی ہے۔۔۔۔

2. ایک اور اہم بات وہ یہ کہ نوٹس چونکہ طلبہ بناتے ہیں لہذا وہ ترجمہ کرتے ہوئے ترتیب، اردو کی فصاحت وبلاغت، روانگی وغیرہ کو پیشِ نظر نہیں رکھتے۔ انہی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان تمام باتوں پر فوکس کیا گیا ہے جس میں Artificial Intelligence کی جگہ جگہ مدد لی گئی ہے تاکہ یہ نوٹس امتحانات کے لیے مکمل موزوں ثابت ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ بندہ کے نوٹس آپ کو کم صفحات کے ملیں گے مگر انکی عمدگی زیادہ ہوگی۔ **وما توفیق الا باللہ** البتہ **دس عقیدے** کے نوٹس **مکمل** بنائے گئے ہیں۔

تنبیہ! یہ نوٹس ابھی علمائے کرام سے چیک نہیں کروائے ہیں آپکو اسکا جنوری 2025 کا نسخہ مل رہا ہے ان شاءاللہ رمضان المبارک کے بعد فائنل ورژن Proper Website کی صورت میں مل جائیگا۔ لہذا ابھی غلطی کے احتمالات موجود ہیں لیکن پیپر کے قریب ہونے کی وجہ سے آپکو کام مکمل کرنے سے پہلے دیئے جارہے ہیں

چند بنیادی سوالات

سوال: مصنف کا تعارف لکھیں

جواب: مصنف کا تعارف:

1. آپ کا نام مسعود ۔لقب: سعد الدین ہے۔نسبت: تفتازانی ہے۔
2. والد کا نام عمر۔والد کا لقب: قاضی فخر الدین ہے۔
3. دادا کا نام: عبد اللہ۔ دادا کا لقب: برہان الدین ہے
    a. **خلاصہ۔۔۔ نام:** مسعود بن عمر بن عبد اللہ۔ **القابات:** سعد الدین، قاضی فخر الدین، برہان الدین ہیں۔
4. ولادت 12 صفر 700 ہجری میں خراسان کے شہر تفتازان میں ہوئی۔ اسی نسبت سے تفتازانی کہلاتے ہیں۔
5. آپ بچپن میں نہایت کند ذھن تھے مگر جد وجہد و سعیِ مطالعہ میں سب سے آگے تھے۔
6. آپ کو صاحب بحر الرائق اور علامہ علی قاری نے حنفی جبکہ صاحب کشف الظنون اور حسن چلپیؒ اور امام جلال الدین سیوطی نے شافعی کہا۔
7. آپ کی تصانیف میں مشہور شرح العقائد النسفیه، شرح شمسیه، حاشية الكشاف ، المطول وغیرہ شامل ہیں۔
8. آپ کی وفات 792 یا 791 ہجری میں ہوئی

سوال: کتاب مختصر المعانی کے بارے میں کچھ تحریر کریں۔

جواب:

1. مفتاح العلوم تین علوم پر مشتمل تھی: صرف، نحو اور بلاغت۔ اس کی قسم ثالث بلاغت سے متعلق تھی، جس میں علامہ سکاکی نے بلاغت کے اصول تفصیل سے بیان کیے، مگر تعقید، تطویل اور حشو کی وجہ سے یہ اختصار کی محتاج تھی۔
2. اس ضرورت کو علامہ خطیب قزوینی نے محسوس کیا اور تلخیص المفتاح لکھی، جو مفتاح العلوم کے بلاغتی حصے کا خلاصہ ہے۔
3. بعد ازاں، علامہ سعد الدین تفتازانی نے تلخیص المفتاح کی شرح مطول لکھی۔ لیکن فضلاء اور اذکیا کی درخواست پر انہوں نے اس کا اختصار کرتے ہوئے مختصر المعانی تصنیف کی، جو علم بلاغت کی تدریس میں نہایت مقبول ہوئی۔

آغازِ سُخَن

﴿حذف المسند﴾

﴿اہم سوالات کے نوٹس بنائے گئے ہیں﴾

سوال: مسند کو حذف کیوں کیا جاتا ہے وجوہات تحریر کریں۔

جواب: مسند کے حذف کی کئی صورتیں ہیں جن میں سے 6 درج ذیل ہیں:

1. اختصار کی وجہ سے
2. محافظت وزن کی وجہ سے
3. احتراز عن العبث کی وجہ سے
4. ضیق مقام یعنی مقام کی تنگی کی وجہ سے
5. اہل عرب کے استعمال کی اتباع کی وجہ سے
6. حذف میں فائدے کی کثرت کی وجہ سے

سوال: مسند کے حذف کی صورتیں ذکر فرمائیں؟

جواب: مسند کے حذف کی صورتیں درج ذیل ہیں:

1. **اختصار کی وجہ سے جیسے:**

وَمَنْ يَكُ أَمْسَىٰ بِالْمَدِينَةِ رَحْلُهُ، فَإِنِّي وَقَيَّارٌ بِهَا لَغَرِيبُ

2. **محافظتِ وزن کی وجہ سے جیسے:**

نَحْنُ بِما عندَنا وأنتَ بِما عندَكَ راضٍ و الرَّأيُ مختلِفٌ

3. **احتراز عن العبث کی وجہ سے جیسے:**

زيدٌ منطلقٌ و عمرو

4. **ضیق مقام یعنی مقام کی تنگی کی وجہ سے:**

خرجتُ فإذا زيدٌ

5. **اہل عرب کے استعمال کی اتباع کی وجہ سے:**

- إنَّ مَحَلاًّ و إنَّ مُرْتَحَلاً

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: قُل لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيٓ

6. **حذف میں فائدے کی کثرت کی وجہ سے:**

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ

سوال: پہلی صورت کی وضاحت کریں, شعر کے مفردات کی وضاحت کرنے کے ساتھ ؟ نیز شاعر کا نام تحریر کرتے ہوئے شعر کا معنی بتائیں ؟

جواب: پہلی صورت:

1. **اختصار کی وجہ سے جیسے:**

وَمَنْ يَكُ أَمْسَى بِالْمَدِينَةِ رَحْلُهُ[1] فَإِنِّي وَقَيَّارٌ بِهَا لَغَرِيبُ

رحل کہتے ہیں منزل اور ماوی یعنی ٹھہرنے کی جگہ۔قیار شاعر کے گھوڑے یا اونٹ کا نام ہے۔

شاعر: ضابیٔ بن حارث ہے اور شعر کا معنی حسرت اور دردمندی کا اظہار ہے۔

سوال: مذکورہ شعر کی وضاحت / محل استشھاد بیان کریں؟

جواب: اس شعر میں إِنِّي کا مسند لَغَرِيبُ مذکور ہے لیکن قیار کا مسند لَغَرِيبُ محذوف ہے۔یعنی عبارت یوں بن سکتی ہے۔ فَإِنِّي لَغَرِيبُ وَ قَيَّارٌ بِهَا لَغَرِيبُ۔

نیز إِنِّي اور قَيَّارٌ دونوں کی خبر مسند لَغَرِيبُ کو نہیں بنایا جاسکتا کیونکہ اس صورت میں نحوی اور معنوی اعتبار سے متکلم کی ضمیر کا اسم ظاہر پر عطف کرنا لازم آئیگا۔

سوال: دوسری صورت کی وضاحت کریں۔

جواب: دوسری صورت:

2. **محافظتِ وزن کی وجہ سے جیسے:**

نَحنُ بِما عندَنا وأنتَ بِما[2] عندَكَ راضٍ و الرَّأيُ مختلِفٌ

اس مثال میں "نحن" مسند الیہ ہے جس کی خبر مسند "راضون" کو حذف کیا گیا ہے وسرے " راضٍ "کی وجہ سے۔یعنی عبارت یوں بن سکتی ہے نَحنُ بِما عندَنا راضون وأنتَ بِما عندَكَ راضٍ و الرَّأيُ مختلِفٌ

[1] ۔جو شخص شام کے وقت مدینہ میں اپنے گھر کے ساتھ ہو (یعنی کہ وہ تو مقیم اور مطمئن ہو گا) پس میں اور قیّار (میرا اونٹ) وہاں اجنبی ہیں۔

[2] ۔ہم اپنے پاس جو کچھ ہے، اس پر راضی ہیں، اور تم اپنے پاس جو کچھ ہے، اس پر راضی ہو، مگر رائے مختلف ہے۔

سوال: تیسری صورت کی وضاحت کریں۔

جواب: تیسری صورت:

3. **احتراز عن البعث کی وجہ سے جیسے:**

زیدٌ منطلقٌ و عمرو

اس مثال میں "**عمرو**" مسند الیہ ہے جس کی خبر مسند "**منطلق**" کو حذف کیا گیا ہے۔ کہ پہلے "**منطلق**" کی وجہ سے۔**یعنی عبارت یوں بن سکتی ہے**: **زید منطلق و عمرو منطلق**

سوال: چوتھی صورت کی وضاحت کریں۔

جواب: چوتھی صورت:

4. **ضیق مقام یعنی مقام کی تنگی کی وجہ سے:**

خرجتُ فإذا زیدٌ

اس مثال میں "**زید**" مسند الیہ ہے جس کی خبر مسند "**موجود، حاضر، وغیرہ**" کو حذف کیا گیا ہے ۔یعنی عبارت یوں بن سکتی ہے: **خرجتُ فإذا زیدٌ موجودٌ**

نیز دوسری وجہ **إذا فجائیہ** کا آنا ہے۔

سوال: إذا کس لیے آتا ہے؟

جواب: **مفاجأۃ** کے لیے۔

سوال: پانچویں صورت کی وضاحت کریں۔

جواب: پانچویں صورت:

5. **اہلِ عرب کے استعمال کی اتباع کی وجہ سے:**

إنَّ مَحَلاً و إنَّ مُرْتَحَلاً

اس مثال میں "**مَحَلاً** اور **مُرْتَحَلاً**" مسند الیہ ہے جس کی خبر مسند "**لنا**" کو حذف کیا گیا ہے۔یعنی عبارت یوں بن سکتی ہے: **إنَّ لنا مَحَلاً و إنَّ لنا مُرْتَحَلاً**

اور اللہ تعالی کا فرمان: قُل لَّوۡ أَنتُمۡ تَمۡلِكُونَ خَزَآئِنَ رَحۡمَةِ رَبِّيٓ

اس مثال میں "انتم" مسند الیہ نہیں ہے بلکہ قُل لَّوۡ أَنتُمۡ تَمۡلِكُونَ خَزَآئِنَ رَحۡمَةِ رَبِّيٓ ہے

سوال: چھٹی صورت کی وضاحت کریں؟

جواب: چھٹی صورت:

6. **حذف میں فائدے کی کثرت کی وجہ سے:**

فَصَبۡرٞ جَمِيلٞ: اس میں دو احتمالات ہیں۔ مسند إليه یا مسند کا حذف۔

مسند إليه کا حذف: اس مثال میں "صبر جمیل" مسند ہے جس کے مسند إليه "فأمري" کو حذف کیا گیا ہے۔ یعنی عبارت یوں بن سکتی ہے: فأمري فصبر جمیل

مسند کا حذف: اس مثال میں "فصبر جمیل" مسند إليه ہے جس کی خبر مسند "اجمل" کو حذف کیا گیا ہے۔ یعنی عبارت یوں بن سکتی ہے: فصبر جمیل اجمل

لیکن یاد رہے مسند کے حذف میں کثیر فوائد ہیں۔

سوال: جب یہاں دو صورتیں بن رہی تھیں اور مسند کو ذکر کیا جا سکتا تھا تو حذف کیوں کیا گیا۔۔یا۔۔

مسند کے حذف کے لیے کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟ نیز حذف میں کس طرح فوائد ہیں دلیل کے ساتھ ذکر کریں؟

جواب: یاد رہے حذف کے لیے قرینہ کا ہونا ضروری ہے جو اس کے حذف کرنے پر دلالت کرے۔

اس کی دو صورتیں ہیں:

1. پہلی یہ کہ کلام سوال محقق کے جواب میں واقع ہو۔

جیسے اللہ پاک کا فرمان ہے: وَلَئِن سَأَلۡتَهُم مَّنۡ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ[1]۔

یعنی وَلَئِن سَأَلۡتَهُم مَّنۡ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ یہ سوال ہے لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ یہ سوال محقق کا جواب ہے اب یہاں قرینہ یہ بن رہا ہے کہ جب سوال خَلَقَ کے ساتھ ہوا ہے تو جواب بھی اسی کے ساتھ آئیگا یعنی خَلَقَهُنَّ مسند کو حذف کیا گیا ہے۔ ماقبل کے دلالت کرنے کی وجہ سے

دلیل: اللہ پاک کا یہ فرمان ہے: وَلَئِن سَأَلۡتَهُم مَّنۡ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ خَلَقَهُنَّ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡعَلِيمُ

---

[1] ۔یعنی اے حبیب ﷺ اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو تحقیق وہ کہیں گے اللہ نے۔

2. دوسری یہ کہ کلام سوال مقدر کے جواب میں واقع ہو۔

جیسے: وَلْيُبْكَ يَزِيْدُ ضَارِعٌ لِخُصُوْمَةٍ [1]

سوال پیدا ہوا کون روئے ؟

جواب آیا جو جھگڑے کے وقت عاجز ہو

لہذا یہاں ضارع سے پہلے فعل مسند یبکیہ محذوف ہے اور سوال مقدر اس پر قرینہ ہے۔ یعنی اصل عبارت یوں بن سکتی ہے: وَلْيُبْكَ يَزِيْدُ يبكيه ضَارِعٌ لِخُصُوْمَةٍ

وضاحت:

وَلْيُبْكَ يَزِيْدُ ← چاہیے کہ یزید پر رویا جائے۔

يَبْكِيهِ ضَارِعٌ لِخُصُومَةٍ ← اس پر وہ شخص روئے جو جھگڑے کے وقت عاجز ہو۔

اعتراض: مذکورہ صورت میں فعل کو مجہول پڑھا گیا اور یزید کو اس کا نائب الفاعل بنایا گیا جس کی وجہ سے ضارع کے لیے فعل محذوف ماننا پڑا حالانکہ اگر اس کو معروف پڑھتے تو یزید مفعول اور ضارع فاعل بن جاتا اور فعل محذوف نہ ماننا پڑتا۔ یعنی عبارت یوں ہو سکتی تھی: وَلْيَبْكِ يَزِيدًا ضَارِعٌ لِخُصُومَةٍ [2]

جواب: معروف پڑھنے سے مجہول پڑھنا تین وجوہات کی وجہ سے راجح ہے:

1. مجہول پڑھنے میں اسناد کا تکرار ہے اجمالا پھر تفصیلا اور یہ **اوقع فی النفس** ہے۔
2. اس صورت میں یزید غیر فضلہ واقع ہو گا۔
3. فاعل کی معرفت نعمت غیر مترقبہ کے حصول کی طرح ہو گی

---

1 ۔ چاہیئے کہ یزید پر روئے کوئی عاجز شخص جھگڑے کے وقت۔

2 ۔ چاہیے کہ یزید پر کوئی جھگڑے کے وقت عاجز (شخص) روئے۔

جامعۃ المدینہ فیضان اسلام (نائٹ) کراچی

﴿ذکر المسند﴾

سوال: مسند کو ذکر کرنے کی صورتیں تحریر کریں؟

جواب: مسند کو ذکر کرنے کی 5 صورتیں درج ذیل ہیں۔

1. **ذکر اصل ہے** جیسے: زید قائم۔
2. **قرینہ پر اعتماد کے کمزور ہونے کی وجہ سے** جیسے: خلقھن العزیز العلیم۔
3. **سامع کی کند ذہنی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے** جیسے محمد نبینا کہنا اس شخص کو جس نے پوچھا ہو من نبیکم ؟۔
4. **مسند کے اسم یا فعل ہونے کی تعین کرنے کے لیے** جیسے زید قائم اور زید قام ابوہ۔
5. **ایضاح اور تقریر کی زیادتی کے لیے** جیسے: أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

سوال: مسند کو مفرد کیوں لایا جاتا ہے نیز مسند سببی اور غیر سببی کی وضاحت کریں؟

جواب: مسند کو غیر سببی ہونے اور تقویۃ حکم کے فائدے کے نہ ہونے کی وجہ سے مفرد لایا جاتا ہے کیونکہ اگر وہ مسند سببی ہوگا جیسے: زید قام ابوہ یا مفید تقوی ہوگا جیسے: زید قام/قائم تویقینا جملہ ہوگا۔

مسند سببی کی تعریف: ایسا جملہ جس کو کسی عائد کے ذریعے مبتدا پر معلق کیا گیا ہو جیسے: زید ابوہ منطلق

مسند غیر سببی کی تعریف: یہ اس کا عکس ہے جیسے: زید قائم

سوال: مسند کو فعل اور اسم کیوں لایا جاتا ہے؟ مثال کے ساتھ تحریر کریں۔

جواب:

- مسند کو فعل اس لیے لایا جاتا ہے تاکہ تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص کر کے تجدد کا فائدہ حاصل کیا جائے۔ جیسے: بَعَثُوا إِلَيَّ عَرِيفُهُمْ يَتَوَسَّمُ
- مسند کو اسم اس لیے لایا جاتا ہے تاکہ تینوں زمانوں میں سے کسی کے ساتھ خاص نہ ہو اور نہ ہی تجدد کا فائدہ حاصل کیا جائے بلکہ دوام وثبوت حاصل ہو: جیسے: لٰكِن يَمُرُّ عَلَيْهَا وَهُوَ مُنْطَلِقٌ

سوال: زمانہ ماضی، حال اور مستقبل کی تعریف کریں؟

جواب:

ماضی: وہ وقت جو تمہارے موجودہ وقت سے پہلے گزر چکا ہو۔

مستقبل: وہ وقت جو تمہارے موجودہ وقت کے بعد آئے گا۔

حال: وہ وقت جو ماضی کے آخری لمحوں اور مستقبل کے شروع کے لمحوں پر مشتمل ہو اور بغیر کسی وقفے کے مسلسل آتا جاتا رہے۔

سوال: فعل کو مفعول اور دیگر منصوبات / مسند فعلی کو مفاعیل وملحقات کے ساتھ مقید کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب: فائدے کی زیادتی کے لیے۔ کیونکہ جب خصوص زیادہ ہو گا تو غرابت بڑھے گی جب غرابت بڑھے گی تو فائدہ بھی زیادہ حاصل ہو گا جیسے: ضرب زید کی بجائے ضرب زید عمروا یوم الجمعة تأدیباً کہنا

سوال: فعل کو کب ان کے ساتھ مقید نہیں کیا جاتا؟

جواب:

سوال: إن اور إذا اور کی اصل کیا ہے اور یہ کن معانی کے لیے آتے ہیں؟ مثال سے وضاحت کریں۔

جواب: إن اور إذا دونوں مستقبل میں شرط کے لیے آتے ہیں۔

اِن اصل میں عدم جزم میں آتا ہے شرط وقوع کے ساتھ لیکن کبھی جزم میں بھی شرط وقوع کے ساتھ بھی آجاتا ہے۔

إذا جزم میں آتا ہے۔ اِذا ماضی پر داخل آتا ہے جبکہ معنی مستقبل کا دیتا ہے۔

جامعۃ المدینہ فیضان اسلام (نائٹ) کراچی

سوال: إن کو مقام جزم کی استعمال کرنے کی پانچ صورتیں مثال کے ساتھ لکھیں؟

جواب: إن کی اصل اگرچہ عدم جزم ہے مگر اسے جزم میں بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کی پانچ صورتیں درج ذیل ہیں:

1. **جہالت کو ظاہر کرنے کے لیے** جیسے اگر غلام سے اس کے مالک کے بارے میں پوچھا جائے **هل هو في الدار** تو وہ کہے **إن كان فيها أخبرك**
2. **مخاطب کو عدم جزم ہونے کی وجہ سے** جیسے: مخاطب منکر کو کہنا: **إن صدقتُ فماذا تفعلُ** حالانکہ متکلم کو اپنے سچا ہونے کا یقین ہے۔
3. **وقوعِ شرط کے جاننے والے کو نہ جاننے والے کے مرتبے میں اتارنے کے لیے** جیسے: اپنے باپ کو ایذا دینے والے کو کہنا: **إن كان اباك فلا تؤذِه**
4. **مخاطب کو شرط پر عار دلانے کے لیے** جیسے: **وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ**
5. **غیر متصف بالشرط کو متصف بالشرط پر غلبہ دینے کے لیے** جیسے: زید کے لیے قیام یقینی ہو عمرو کے لیے مشکوک تو کہنا: **إن قمتما كان كذا**

سوال: إن اور إذا میں اصل کی مخالفت کرتے ہوئے دونوں جملوں کا فعلیہ استقبالیہ ہونے کی صورتیں تحریر کریں؟

جواب: اس کی چند 5 صورتیں درج ذیل ہیں:

1. اسباب کے قوی ہونے کی وجہ سے
2. واقع کا واقع کی طرح ہونے کی وجہ سے
3. تفاؤل کی وجہ سے
4. اظہارِ رغبت کی وجہ سے
5. تعریض کی وجہ سے

سوال: تغلیب کا معنی بیان کریں؟

جواب: دو متشابہ یا مصاحب اشیاء میں سے ایک کو دوسرے پر یوں غلبہ دینا کہ دوسرے کو اول کے ساتھ اسم میں متفق بنا دینا پھر اس اسم کی تثنیہ لا کر دونوں مراد لے لینا جیسے:

1. **وكانت من القنتين** میں مردوں کو عورتوں پر غلبہ دیا گیا ہے
2. **بل انتم قوم تجهلون** میں غائب کو حاضر پر غلبہ دیا گیا ہے۔
3. **ابوين** میں ماں باپ کو اور **قمرين** میں چاند سورج غلبہ دیا گیا ہے۔

سوال: تعریض کی تعریف کریں نیز مثال پیش کرنے کے ساتھ وجہ حسن تحریر کریں۔

جواب: تعریض یہ ہے کہ فعل کی نسبت کسی کی طرف کی جائے اور مراد کسی اور کو لیا جائے جیسے: **وَمَالِیَ لَآ أَعۡبُدُ ٱلَّذِی فَطَرَنِی وَإِلَیۡهِ تُرۡجَعُونَ**

تعریض کی وجہ حسن: یہ ہے کہ متکلم مخاطب کو ایسے طریقے سے حق سناتا ہے جس سے اس کو غصہ نہیں آتا اس طرح کے وہ صراحتاً باطل کی نسبت اس کی طرف نہیں کرتا بلکہ اپنی طرف یا کسی اور کی طرف کرتا ہے اور یہ طریقہ قبول حق پر مددگار ہوتا ہے جو کہ ایک خالص نصیحت کی طرح ہے

سوال: لو کی اصل کیا ہے اور یہ کس معنی کے لیے آتا ہے؟

جواب: لو ماضی میں شرط کے لیے آتا ہے اور التفائے شرط کے یقین ہونے کی وجہ سے التفائے جزا بھی لازم آتا ہے جیسے: **لو جئتنی لاکرمتک**

لو کے لیے ضروری ہے کہ دونوں جملے ماضی کے ہوں نیز اگر مضارع پر آئے تب بھی ماضی کے معنی میں ہی ہوگا۔

سوال: لو فعل مضارع پر کیوں داخل ہوتا ہے؟

جواب: لو کی اصل وضع فعل ماضی کے لیے ہے مگر کچھ وجوہات کی وجہ سے یہ فعل مضارع پر بھی داخل ہو جاتا ہے۔ جن میں سے دو درج ذیل ہیں:

1. زمانہ ماضی میں وقتاً فوقتاً فعل کے استمرار کا قصد کرنے کے لیے
2. مضارع کو ماضی کے مرتبے میں اتارنے کے لیے

سوال: مسند کو نکرہ کیوں لایا جاتا ہے؟

جواب:

1. جب مسند سے حصر اور عہد مقصود نہ ہو تو مسند کو نکرہ لاتے ہیں
2. یا تفخیم کے لیے یعنی کسی چیز کی عظمت کے لیے جیسے ھدی للمتقین
3. یا کسی چیز کی حقارت وتوہین کے لیے **ما زید شیئا زید** یعنی زید کچھ نہیں

سوال: مسند کو اضافت یا وصف کے ساتھ خاص کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب: مسند کو اضافت یا وصف کے ساتھ خاص کرنا مکمل فائدہ حاصل کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

اضافت کی مثال جیسے: زید غلامُ عمرو اور **وصف کی مثال** جیسے: زید عالم

جامعۃ المدینہ فیضان اسلام (نائٹ) کراچی

سوال: مسند کو معرفہ کیوں لاتے ہیں؟

جواب: سامع کو حکم کا یا لازم حکم کا فائدہ پہنچانے کے لیے

سوال: مسند کو جملہ کیوں لاتے ہیں؟

جواب: تقویت حکم یا مسند سببی کو بتانے کے لیے جیسے: زید ابوہ قائم یا زید قائم ابوہ

سوال: مسند کو مقدم اور مؤخر کیوں کرتے ہیں؟

جواب: مسند کو مقدم اور مؤخر کرنے کی چار صورتیں ہیں:

1. مسند کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے
2. مسند الیہ کے ساتھ خاص کرنے کے لیے
3. نیک شگون کے لیے
4. تشویق کے لیے

جامعۃ المدینہ فیضان اسلام (نائٹ) کراچی

﴿احوال متعلقات الفعل﴾

سوال: فعل کا اپنے مفعول کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

جواب: فعل کا اپنے مفعول کے ساتھ وہی تعلق ہے جو فعل کا اپنے فاعل کے ساتھ ہے

سوال: جس فعل متعدی کو لازم کے مرتبے میں اتارا گیا ہو اس کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں

جواب: اس کی دو اقسام ہیں:

1. وہ فعل لازم اس فعل متعدی سے کنایہ ہو گا
2. وہ فعل لازم اس فعل متعدی سے کنایہ نہیں ہو گا

سوال: مقام کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟

جواب: مقام کی دو قسمیں ہیں خطابی اور استدلالی

خطابی وہ مقام جہاں گفتگو میں دلیل دینے کی ضرورت نہ پڑے اس سے علم ظنی حاصل ہوتا ہے۔

استدلالی وہ مقام جہاں دلیل دینے کی ضرورت پڑے اس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے۔

سوال: جس فعل کا مفعول نہ ہو اور اس کو لازم کے مرتبے میں بھی نہ اتارا گیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں مفعول کو مقدر ماننا واجب ہے

سوال: فعل کے مفعول کو کیوں حذف کیا جاتا ہے؟

جواب: اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں

1. ابہام کے بعد وضاحت کے لیے
2. ابتداً غیر مراد کے ارادے کے وہم کو دور کرنے کے لیے
3. اختصار کے لیے
4. فاصلے کی رعایت کیلئے
5. عظمت کے لیے

جامعۃ المدینہ فیضان اسلام (نائٹ) کراچی

سوال: فعل کے مفعول کو مقدم کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب: مفعول کی تعیین میں شکوک وشبہات کو دور کرنے کے لیے۔

سوال: فعل کے بعض معمولات کو بعض پر مقدم کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب:

1. تقدیم کے اصل ہونے کی وجہ سے
2. ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے
3. مقدم نہ کرنے کی صورت میں معنی کی خراب ہونے کی وجہ سے

جامعۃ المدینہ فیضان اسلام (نائٹ) کراچی

﴿قصر﴾

سوال: قصر کی تعریف اور اقسام مثالوں کے ساتھ تحریر کریں

جواب:

لغوی تعریف: قصر کا لغوی معنی الحبس یعنی روکنا ہے

اصطلاحی تعریف: مخصوص طریقے سے ایک شے کو دوسری کے ساتھ خاص کرنا

قصر کی ابتداً دو قسمیں ہیں:

1. **قصر حقیقی** ایک شے کو دوسری کے ساتھ اس طرح خاص کرنا کہ وہ چیز اس کے علاوہ میں نہ پائی جائے جیسے حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا
2. **قصر غیر حقیقی یا اضافی** ایک شے کو دوسری کے ساتھ اس طرح خاص نہ کرنا کہ وہ خصوصیت اس کے علاوہ میں نہ پائی جائے۔ جیسے مازید الا قائم

تمت بالخیر بحمد للہ

جامعۃ المدینہ فیضان اسلام (نائٹ) کراچی